بازاری کا کسب۔ اس کے قریب جانا بھی جائز نہیں، کجا کہ اس کے ہاں نوکر ہونا۔ دوسرا وہ کا سب حرام ہے جس کا پیشہ حرام تو ہے، مگر فحشا کی تعریف میں نہیں آتا جیسے وکیل یا سودی ذرائع سے کمانے والا۔ اس کے کسی ایسے کام میں نوکری کرنا جس میں آدمی کو خود بھی حرام کام کرنے پڑتے ہوں، مثلاً سود خوار کی سودی رقمیں فراہم کرنے کا کام، یا وکیل کے محرر کا کام، تو یہ حرام ہے۔ لیکن اس کے ہاں ایسے کام پر نوکری یا مزدوری کرنا جو بجائے خود حلال نوعیت کا ہو، مثلاً اس کی روٹی پکا دینا، یا اس کے ہاں سائیس یا ڈرائیور کا کام کرنا، یا اس کا مکان بنانے کی مزدوری، تو اس میں کوئی جرم نہیں۔ رہا اس کے ہاں کھانا کھانا، تو اس سے پرہیز ہی اولیٰ ہے۔

اسلام اور آلاتِ موسیقی

(۱) کیا آلاتِ موسیقی بنانا اور ان کی تجارت کرنا جائز ہے؟

(۲) کیا شادی بیاہ کے موقع پر باجے وغیرہ بجانا جائز ہے؟ نیز تفریحاً ان کا استعمال کیسا ہے؟

(۳) اگر جواب نفی میں ہو تو ایسے لوگوں کے لیے کیا حکم ہے جو خود تو ان کا استعمال نہیں کرتے، لیکن ایسے تعلق داروں کے ہاں بخوفِ کشیدگی چلے جاتے ہیں جو آلاتِ موسیقی کا استعمال کرتے ہیں؟

(۴) کیا ہمارے لیے ایسے نکاح میں شامل ہونے کی اجازت ہے جہاں آلاتِ موسیقی کا استعمال ہو رہا ہو؟

(۵) آلاتِ لہو کے حامیوں کا خیال ہے کہ چونکہ آنحضورؐ کے زمانہ میں دف ہی ایک آلۂ موسیقی عرب میں رائج تھا، اور آپ نے اس کے استعمال کی اجازت دی ہے، لہٰذا ہمارے زمانہ میں دف کی اگر متعدد ترقی یافتہ شکلیں مستعمل ہو گئی ہیں تو ان کا استعمال کیوں ناروا ہو؟

(۶) کیا دف آلاتِ لہو میں شامل ہے؟